اربعین

اسلام اور ایمان کے ارکان و اَوصاف

الیاقوت والمرجان فی اَوصاف الإسلام والإیمان

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَربعین

اِسلام اور ایمان کے اَرکان و اَوصاف

الیاقوت والمرجان
فی
أوصاف الإسلام والإیمان

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1: دسمبر 2015ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المُحتَويَاتُ

١. اَلإِسْلَامُ وَالإِيْمَانُ وَأَرْكَانُهُمَا ٧

﴿اِسلام اور ایمان اور اُن کے اَرکان﴾

٢. شُعَبُ الإِسْلَامِ وَالإِيْمَانِ وَأَوْصَافُهُمَا ٤٢

﴿اِسلام اور اِیمان کی شاخیں اور اُن کے اَوصاف﴾

المصادر والمراجع ٦٩

اَلإِسْلَامُ وَالإِيْمَانُ وَأَرْكَانُهُمَا

﴿اِسلام اور ایمان اور اُن کے اَرکان﴾

اَلْقُرْآن

(۱) الٓمّٓ○ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لاَ رَیْبَ ج فِیْهِ ج هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ○ الَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ○ وَالَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ
یُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓـئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓـئِکَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ○ (البقرة، ۲/۱-۵)

الف لام میم (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)○ (یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے○ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو (تمام حقوق کے ساتھ) قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیں○ اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں، اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیں○

(۲) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

(البقرة، ۲/۱۷۷)

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگ دستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں○

(۳) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُo (البقرۃ، ۲/ ۲۸۵)

(وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہےo

(٤) وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًاo (النساء، ٤/ ١٣٦)

اور جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو بے شک وہ دور دراز کی گمراہی میں بھٹک گیاo

(٥) یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاھِھِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُھُمْ ج وَمِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا ج سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ لَمْ یَاْتُوْکَ ط یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ

مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ج يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ط وَمَنْ يُّرِدِ اللهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللهِ شَيْئًا ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ج صلے وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (المائدة، ٥/ ٤١)

اے رسول! وہ لوگ آپ کو رنجیدہ خاطر نہ کریں جو کفر میں تیزی (سے پیش قدمی) کرتے ہیں ان میں (ایک) وہ (منافق) ہیں جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالاں کہ ان کے دل ایمان نہیں لائے، اور ان میں (دوسرے) یہودی ہیں (یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے لیے (آپ کو) خوب سنتے ہیں (یہ حقیقت میں) دوسرے لوگوں کے لیے (جاسوسی کی خاطر) سننے والے ہیں جو (ابھی تک) آپ کے پاس نہیں آئے، (یہ وہ لوگ ہیں) جو (اللہ کے) کلمات کو ان کے مواقع (مقرر ہونے) کے بعد (بھی) بدل دیتے ہیں (اور) کہتے ہیں اگر تمہیں یہ (حکم جو ان کی پسند کا ہو) دیا جائے تو اسے اختیار کرلو اور اگر تمہیں یہ (حکم) نہ دیا جائے تو (اس سے) احتراز کرو، اور اللہ جس شخص کی گمراہی کا ارادہ فرمالے تو تم اس کے لیے اللہ (کے حکم کو روکنے) کا ہرگز کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ (ہی) نہیں فرمایا۔ ان کے لیے دنیا میں (کفر کی) ذلّت ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے ○

(۶) مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِهٖۤ اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ وَقَلۡبُهٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِيۡمَانِ وَلٰـكِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ○ (النحل، ۱۶/ ۱۰۶)

جو شخص اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کرے، سوائے اس کے جسے انتہائی مجبور کر دیا گیا مگر اس کا دل (بدستور) ایمان سے مطمئن ہے، لیکن (ہاں) وہ شخص جس نے (دوبارہ) شرحِ صدر کے ساتھ کفر (اختیار) کیا سو ان پر اللہ کی طرف سے غضب ہے اور ان کے لیے زبردست عذاب ہے○

(۷) قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا‌ ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰـكِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا يَدۡخُلِ الۡاِيۡمَانُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ‌ ؕ وَاِنۡ تُطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ لَا يَلِتۡكُمۡ مِّنۡ اَعۡمَالِكُمۡ شَيۡـئًا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ○ (الحجرات، ۴۹/ ۱۴)

دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں، آپ فرما دیجیے، تم ایمان نہیں لائے، ہاں یہ کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال (کے ثواب میں) سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا، بے شک اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○

(۸) لَا تَجِدُ قَوۡمًا يُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ يُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰهَ

وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْاِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللهِ ط اَ لَآ اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ (المجادلة، ۵۸/ ۲۲)

آپ اُن لوگوں کو جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی اس شخص سے دوستی کرتے ہوئے نہ پائیں گے جو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) سے دشمنی رکھتا ہے خواہ وہ اُن کے باپ (اور دادا) ہوں یا بیٹے (اور پوتے) ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اُس (اللہ) نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور انہیں اپنی روح (یعنی فیضِ خاص) سے تقویت بخشی ہے، اور انہیں (ایسی) جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہوگیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے ہیں، یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، یاد رکھو! بے شک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے○

اَلْحَدِيْث

۱. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبي ﷺ عن الإيمان والإسلام والإحسان وعلم الساعة، ۱/۲۷، الرقم/۵۰، وأيضًا في كتاب التفسير/لقمان، باب إنّ اللّٰه عنده علم الساعة/۳۴، ۴/۱۷۹۳، الرقم/۴۴۹۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، ۱/۳۶، الرقم/۸-۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۵۱، الرقم/۳۶۷، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في وصف جبريل للنبي ﷺ الإيمان والإسلام، ۵/۶، الرقم/۲۶۰۱، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في القدر، ۴/۲۲۲، الرقم/۴۶۹۵، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب نعت الإسلام، ۸/۹۷، الرقم/۴۹۹۰، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ۱/۲۴، الرقم/۶۳۔

اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْـلًا. قَالَ: صَدَقْتَ.

قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَـلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاکَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ، أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهٗ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت عمر بن خطاب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص آیا، جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، اس پر سفر کے کچھ اثرات بھی دکھائی نہ دیتے تھے اور ہم میں

سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ بالآخر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے زانوؤں سے اپنے زانو ملا کر بیٹھ گیا اس نے دونوں ہاتھ (ادباً) اپنی رانوں پر رکھ لیے اور عرض کیا: یا محمد! آپ مجھے (حقیقت) اسلام کے بارے میں بیان فرمائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں، اور تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔ اس (اجنبی) نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اِس بات پر تعجب ہوا کہ وہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: مجھے (حقیقتِ) ایمان کے بارے میں بیان فرمائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ وہ (سائل) عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بیان فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ عزوجل کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے (یعنی یہ کیفیت قائم نہ ہو سکے تو یہ جان لے) کہ یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا: آپ مجھے (وقوعِ) قیامت کے (وقت کے) بارے میں باخبر فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ (اِس اَمر میں) سائل

سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ تمہیں بھی معلوم ہے اور اسے ظاہر کرنا منشا ایزدی کے خلاف ہے)۔ اس شخص نے عرض کیا: اچھا پھر قیامت کی علامات ہی بیان فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علاماتِ قیامت یہ ہیں کہ باندی (عورت) اپنی مالکہ کو جنم دے گی (یعنی بیٹی اپنی ماں کے ساتھ نوکرانیوں والا سلوک کرے گی) اور تم برہنہ پاؤں اور ننگے بدن والے مفلس چرواہوں کو بلند و بالا عمارتوں پر فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔ اس (سوال و جواب) کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَحْنَاءُ سَفَرٍ، وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ، يَتَخَطّٰى حَتّٰى وَرِكَ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ:

٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الإيمان، باب فرض الإيمان، ذكر البيان بأن الإيمان والإسلام شعب وأجزاء، ١/٣٩٧، ٣٩٨، الرقم/١٧٣، والدارقطني في السنن، ٢/٢٨٢، الرقم/٢٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣، الرقم/١۔

يَا مُحَمَّدُ، مَا الإِسْلَامُ؟ قَالَ: الإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَأَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ، وَتَعْتَمِرَ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَأَنْ تُتِمَّ الْوُضُوْءَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِکَ فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِکَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالْمِيْزَانِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص آیا، اُس پر سفر کے کچھ اثرات نمایاں نہ تھے اور نہ وہ اہل علاقہ میں سے تھا۔ وہ شخص آگے بڑھا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا: یا محمد! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، اور (اِستطاعت رکھنے پر) بیت اللہ کا حج کرے اور عمرہ کرے، جنابت کے بعد غسل کرے، مکمل وضو کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ اُس نے عرض کیا: اگر میں یہ سب اعمال کروں تو کیا میں مسلمان ہوں؟ حضور نبی اکرم

ﷺ نے فرمایا: ہاں، اُس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ اِس کے بعد اُس نے عرض کیا: یا محمد! ایمان کیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر، جنت اور دوزخ پر، میزان پر، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔

اِسے امام ابن حبان، دارقطنی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ يُسْلِمَ قَلْبُکَ لِلّٰهِ وَأَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِکَ وَيَدِکَ. قَالَ: فَأَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْإِيمَانُ. قَالَ: وَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلَائِکَتِهِ وَکُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١١٤، الرقم/١٧٠٦٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٢٧، الرقم/٢٠١٠٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٢٤، الرقم/٣٠١، والأزدي في الجامع، ١١/١٢٧، الرقم/٢٠١٠٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٠٧، والعسقلاني في المطالب العالية، ١٢/٢٩٤، الرقم/٢٨٧٤۔

وَرِجَالُـهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اسلام یہ ہے کہ) تمہارا دل اللہ تعالیٰ کے لیے سراپا تسلیم ہو جائے اور تمام مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔ اُس نے عرض کیا: کون سا اِسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (جس میں) ایمان (شامل ہو)۔ اُس نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ایمان یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو۔

اِسے امام احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا ہے: اِسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بني الإسلام على خمس، ١/١٢، الرقم/٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أركان الإسلام ودعائمه العظام، ١/٤٥، الرقم/١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٢٠، الرقم/٦٠١٥، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء بني الإسلام على خمس، ٥/٥، الرقم/٢٦٠٩۔

عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت عبد اللہ بن عمر ﷴ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ، فَأَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ،

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب ما جاء في العلم، ١/٣٥، الرقم/٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٨، الرقم/١٢٧٤٢، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب وجوب الصيام، ٤/١٢٢، الرقم/٢٠٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ١/٤٤٩، الرقم/١٤٠٢۔

فَقُلْنَا: هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ أَجَبْتُكَ. فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ. فَقَالَ: سَلْ، عَمَّا بَدَا لَكَ. فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت **انس بن مالک** رضی اللہ عنہ **فرماتے ہیں** کہ ہم مسجد کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اسے (صحنِ) مسجد میں بٹھایا اور گھٹنا باندھ دیا۔ پھر عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات میں

محمد کون ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا: یہ ٹیک لگانے والے نیّرِ درخشاں۔ اس آدمی نے کہا: اے ابن عبدالمطلب! حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: (ہاں، کہو!) میں تمہیں جواب دوں گا۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ پوچھوں گا لیکن مجھ پر ناراض نہ ہونا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے دل چاہے پوچھو۔ کہنے لگا کہ میں آپ سے آپ کے رب اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا: ہاں خدا گواہ ہے۔ پھر اس نے عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھا کریں؟ فرمایا: ہاں اللہ گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم سال میں اس مہینے (یعنی رمضان) کے روزے رکھا کریں؟ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے زکوٰۃ لے کر ہمارے غریبوں میں تقسیم فرمائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ اس شخص نے کہا: جو آپ لے کر آئے ہیں اس پر میں ایمان لایا۔ مجھے میری قوم نے بھیجا ہے۔ میں بنو سعد بن بکر کا بھائی ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

اِسے امام بخاری، احمد، نسائی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرَ الرَّأْسِ، يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهٖ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللهِ، لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْلَحَ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الزّكاة مِنَ الإسلام، ١/ ٢٥، الرقم/٤٦، وأيضًا في كتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان، ٢/ ٦٦٩، الرقم/١٧٩٢، وأيضًا في كتاب الحِيَل، باب في الزكاة، وأن لا يُفرَّقَ بينَ مُجتَمِعٍ ولا يُجمَعَ بين مُتفرِّقٍ، خشيةَ الصَّدَقَةِ، ٦/ ٢٥٥١، الرقم/٦٥٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الصلوات التي هي أحد أركان الإسلام، ١/ ٤٠، الرقم/١١، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب فرض الصلاة، ١/ ١٠٦، الرقم/٣٩١، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب كم فرضت في اليوم والليلة، ١/ ٢٢٦،الرقم/٤٥٨۔

إِنْ صَدَقَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں نجد کا رہنے والا ایک شخص اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنائی دیتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہیں آتی تھی، حتیٰ کہ جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا کہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات (کے چوبیس گھنٹوں) میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز بھی مجھ پر فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ اگر تم نفل نماز ادا کرنا چاہو (تو کر سکتے ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزے (فرض ہیں)۔ سائل نے دریافت کیا: کیا رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ اگر تم نفلی روزے رکھنا چاہو (تو رکھ سکتے ہو)۔ آپ ﷺ نے اسے زکوٰۃ کے بارے میں بھی بتایا۔ اس نے دریافت کیا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کوئی ادائیگی ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ تم رضا کارانہ طور پر کچھ (صدقہ) دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑ گیا اور کہتا جاتا تھا: بخدا! میں نہ اس میں کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کسی قسم کی کمی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) فرمایا: اگر اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی تو وہ فلاح پا گیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ: بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ، قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ. وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الْحَنْتَمِ، وَالدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. وَقَالَ: احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ عبد القیس کا وفد حضور نبی

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أداء الخمس من الإيمان، ١/ ٢٩، الرقم/٥٣، وأيضًا في كتاب العلم، باب تحريض النبي وفد عبد القيس على أن يحفظوا الإيمان والعلم ويخبروا من وراءهم، ١/ ٤٥، الرقم/٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله، ١/ ٤٧، الرقم/١٧، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٣٩٦، الرقم/١٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٥٧، الرقم/ ٣٠٣١٠۔

اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے انہیں اللہ وحدہٗ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: جانتے ہو کہ اللہ وحدہٗ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمدِ مصطفیٰ (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ (راوی کہتے ہیں:) آپ ﷺ نے انہیں (شراب سازی میں استعمال ہونے والی ان) چار چیزوں سے منع فرمایا: (۱) سبز گھڑے، (۲) کدو کے صراحی نما پختہ خول، (۳) لکڑی کے روغنی برتن (۴) اور تارکول سے روغن کئے ہوئے مرتبان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان چیزوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی بتا دینا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ بَعَثَنِي

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء في الإيمان بالقدر خيره وشره، ٤/٤٥٢، الرقم/٢١٤٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في القدر، ١/٣٢، الرقم/٨١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٦٦، الرقم/٤٤٣، واللالكائي في شرح اعتقاد أهل السنة، ٤/٦٢٠، الرقم/١١٠٥۔

بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت علی ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہوسکتا۔ وہ اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ مجھے اس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ وہ موت پر، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور تقدیر پر ایمان لائے۔

اِسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ﷜ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ، فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّيْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا، وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُوْنَ لٰكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَعَظَّمَ

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من إباحة، ١/٣٨١، الرقم/٥٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٤٧، الرقم/٢٣٨١٣، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الكلام في الصلاة، ٣/١٧، الرقم/١٢١٨۔

ذٰلِکَ عَلَيَّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا أُعْتِقُهَا؟ قَالَ: ائْتِنِي بِهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ اللهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ. قَالَ: أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت معاویہ بن حکم السلمی ﷛ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میری ایک لونڈی تھی جو اُحد اور (اس کے قریب ایک مقام) جوانیہ میں میری بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن میں وہاں گیا تو دیکھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو اٹھا کر لے گیا ہے، میں بھی آخر انسانوں میں سے ایک انسان ہوں اور سب کی طرح مجھے بھی غصہ آتا ہے، میں نے اسے ایک تھپڑ مار دیا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے اس (تھپڑ مارنے) کا بڑا افسوس تھا۔ میں نے آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں اسے آپ ﷺ کے پاس لے کر آیا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان پر، آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو، یہ مومنہ ہے۔

اسے امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ ﷛، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ، وَإِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً نُوبِيَّةً أَفَيُجْزِئُ عَنِّي أَنْ أُعْتِقَهَا عَنْهَا؟ قَالَ: ائْتِنِي بِهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ رَبُّكِ؟ قَالَتْ: اللهُ. قَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ. قَالَ: فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ، وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِيِّ.

حضرت شرید بن سوید الثقفی ﷛ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میری والدہ نے اپنی طرف سے ایک غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور میرے پاس (مصر کے جنوبی حصے میں واقع) نوبی قوم سے تعلق رکھنے والی ایک لونڈی ہے؛ اگر میں اِسے اُس کی طرف سے آزاد کر دوں تو کیا یہ میری طرف سے اُسے کفایت کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لونڈی کو میرے پاس لے کر آؤ۔ بعد ازاں میں اس لونڈی کو آپ ﷺ کی

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٩، الرقم/١٩٤٨٤، وأبو داود في السنن، كتاب الأيمان والنذور، باب في الرقبة المؤمنة، ٣/٢٣٠، الرقم/٣٢٨٣، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب فضل الصدقة عن الميت، ٦/٢٥٢، الرقم/٣٦٥٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٤١٨، الرقم/١٨٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١١٠، الرقم/٦٤٨٠۔

خدمتِ اقدس میں لے آیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: تیرا رب کون ہے؟ اس نے عرض کیا: (میرا رب) اللہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔

اسے امام احمد، ابو داؤد، نسائی اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهٗ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهٖ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی جانب منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب القبلة، باب فضل استقبال القبلة، ١/١٥٣، الرقم/٣٨٤، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب صفة المسلم، ٨/١٠٥، الرقم/٤٩٩٧، وفي السنن الكبرى، ٦/٥٣٠، الرقم/ ١١٧٢٨، وإسحاق بن راهويه في المسند عن أبي هريرة رضي الله عنه، ١/٣٨٢، الرقم/ ٤٠٧، والطبراني في المعجم الكبير عن جندب رضي الله عنه، ٢/١٦٢، الرقم/١٦٦٩۔

وہ ایسا مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ضمانت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں بے وفائی نہ کرنا۔

اسے امام بخاری، نسائی، اسحاق بن راہویہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ﷺ – وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ – أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: بَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ فَهُوَ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ. فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب علامة الإيمان حب الإنصار، ١/١٥، الرقم/١٨، وأيضًا في كتاب الأحكام، باب بيعة النساء، ٦/٢٦٣٧، الرقم/٦٧٨٧، والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب البيعة على الجهاد، ٧/١٤١-١٤٢، الرقم/٤١٦١-٤١٦٢.

حضرت عبادہ بن صامت ﷺ - جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بیعتِ عقبہ والوں میں ایک نقیب تھے - سے روایت ہے کہ شمعِ رسالت کو پروانوں نے جھرمٹ میں لیا ہوا تھا چنانچہ آپ نے ان سے فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، جانتے بوجھتے کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے یہ عہد پورا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے۔ جو ان میں سے کسی میں مبتلا ہو گیا، پھر دنیا میں اسے اس کی سزا مل گئی تو وہ اس کا کفارہ ہو گیا۔ جو ان میں سے کسی کام کا مرتکب ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالے رکھا تو وہ اللہ کے سپرد ہے چاہے وہ معاف فرما دے، چاہے اسے سزا دے۔ چنانچہ ہم نے اس بات پر آپ ﷺ کی بیعت کی۔

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٣ . عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ ﷺ مِنْ غَاضِرَةِ قَيْسٍ قَالَ:

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ٢/١٠٣، الرقم/١٥٨٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/٣٠١، الرقم/١٠٦٢، والطبراني في مسند الشاميين، ٣/٩٨، الرقم/١٨٧٠-١٨٧١، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/٨٥، الرقم/٢٤٦١۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ثَـلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ: مَنْ عَبَدَ اللهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَأَعْطٰى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ، وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ، وَلَا الدَّرِنَةَ، وَلَا الْمَرِيضَةَ، وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ، وَلٰكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ، فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

قبیلہ غاضرہ قیس کے حضرت عبد اللہ بن معاویہ غاضری ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں جس نے انہیں کیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ (ایک یہ کہ) وہ صرف اللہ وحدہٗ کی عبادت کرے۔ (دوسرا یہ کہ وہ کہے): اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ (تیسرا یہ کہ) ہر سال خوش دلی سے (غرباء کی) اعانت کرتے ہوئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (مزید یہ کہ) بوڑھا، خارشی، بیمار اور گھٹیا قسم کا جانور بطورِ زکوٰۃ نہ دے بلکہ درمیانی مال دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نہ تم سے بہترین مال مانگتا ہے اور نہ گھٹیا مال کا حکم دیتا ہے۔

اسے ابو داود، ابن ابی عاصم، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

قَوْلُ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنِ الْإِيْمَانِ

قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ مُطِيْعٍ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَلْخِيُّ: قُلْتُ:

أَيْ أَبَا حَنِيْفَةَ، فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَفْضَلِ الْفِقْهِ. قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ: أَنْ يَتَعَلَّمَ الرَّجُلُ الْإِيْمَانَ بِاللهِ تَعَالٰى وَالشَّرَائِعَ وَالسُّنَنَ وَالْحُدُوْدَ وَاخْتِلَافَ الْأُمَّةِ وَاتِّفَاقَهَا.

قَالَ: قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ. فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الدِّيْنِ مَا هُوَ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالْإِيْمَانِ فَتَعَلَّمْهُ.

قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ مَا هُوَ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ إِلٰى شَيْخٍ، فَأَقْعَدَنِي إِلٰى جَنْبِهٖ. فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا يَسْأَلُ عَنِ الْإِيْمَانِ كَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: وَالشَّيْخُ كَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ إِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَهٰذَا الشَّيْخُ مَعِي إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ حَسَنُ اللُّمَّةِ مُتَعَمِّمًا، نَحْسِبُهُ مِنْ رِجَالِ الْبَادِيَةِ، فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ فَوَقَفَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَتُؤْمِنُ بِمَلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ،

وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللهِ تَعَالٰى. فَقَالَ: صَدَقْتَ، فَتَعَجَّبْنَا مِنْ تَصْدِيْقِهٖ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَعَ جَهْلِ أَهْلِ الْبَادِيَةِ.

فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا شَرَائِعُ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ: إِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا، وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ. فَقَالَ: صَدَقْتَ. فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ بِتَصْدِيْقِهٖ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَأَنَّهٗ يَعْلَمُهٗ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ. فَقَالَ: صَدَقْتَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. ثُمَّ مَضٰى. فَلَمَّا تَوَسَّطَ النَّاسَ لَمْ نَرَهٗ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ هٰذَا جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ.

قَالَ أَبُو مُطِيْعٍ: قُلْتُ لِأَبِي حَنِيْفَةَ: فَإِذَا اسْتَيْقَنَ بِهٰذَا وَأَقَرَّ بِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا أَقَرَّ بِهٰذَا فَقَدْ أَقَرَّ بِجُمْلَةِ الْإِسْلَامِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

فَقُلْتُ: إِذَا أَنْكَرَ بِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِي مَنْ خَالِقُ هٰذَا؟ قَالَ: فَإِنَّهٗ كَفَرَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ﴾ [الأنعام، ٦/١٠٢]. فَكَأَنَّهٗ قَالَ: لَهٗ خَالِقٌ غَيْرُ اللهِ، وَكَذٰلِكَ لَوْ قَالَ: لَا أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالزَّكَاةَ فَإِنَّهٗ قَدْ كَفَرَ. لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ [البقرة، ٢/٤٣]. وَلِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ [البقرة، ٢/١٨٣]، وَلِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿فَسُبْحٰنَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○﴾ [الروم، ٣٠/١٧-١٨]. فَإِنْ قَالَ: أُؤْمِنُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ، وَلَا أَعْلَمُ تَأْوِيْلَهَا وَلَا أَعْلَمُ تَفْسِيْرَهَا؛ فَإِنَّهٗ لَا يَكْفُرُ، لِأَنَّهٗ مُؤْمِنٌ بِالتَّنْزِيْلِ وَمُخْطِئٌ فِي التَّفْسِيْرِ.

قُلْتُ لَهٗ: لَوْ أَقَرَّ بِجُمْلَةِ الْإِسْلَامِ وَلَا يَعْلَمُ شَيْئًا مِنَ الْفَرَائِضِ وَالشَّرَائِعِ وَلَا يُقِرُّ بِالْكِتَابِ وَلَا بِشَيْءٍ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنَّهٗ مُقِرٌّ بِاللهِ تَعَالٰى وَبِالْإِيْمَانِ وَلَا يُقِرُّ بِشَيْءٍ مِنْ شَرَائِعِ الْإِيْمَانِ فَمَاتَ أَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ لَهٗ: وَلَوْ

لَمْ يَعْلَمْ شَيْئًا وَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ إِلَّا أَنَّهٗ مُقِرٌّ بِالْإِيْمَانِ فَمَاتَ. قَالَ: هُوَ مُؤْمِنٌ.

قُلْتُ لِأَبِي حَنِيْفَةَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَتَشْهَدَ بِمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَنَّتِهٖ وَنَارِهٖ وَقِيَامَتِهٖ وَخَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ، وَتَشْهَدَ أَنَّهٗ لَمْ يُفَوِّضِ الْأَعْمَالَ إِلٰى أَحَدٍ.(۱)

امام اعظم ابوحنیفہ کا ایمان کے بارے میں موقف

امام ابومطیع حکم بن عبد اللہ البلخی بیان کرتے ہیں: میں نے پوچھا: اے ابوحنیفہ! آپ مجھے بہترین فقہ (دین کی سمجھ بوجھ) کے بارے میں بتائیے۔ امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا: (بہترین فقہ یہ ہے کہ) آدمی ایمان باللہ، شریعت کے احکام، سنن، حدود اور جن امور میں امت کا اتفاق اور جن میں اختلاف ہے (ان سب مسائل) کو سیکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے، تو آپ نے فرمایا: مجھے علقمہ بن مرثد نے یحیٰی بن یعمر سے روایت کر کے بتایا، انہوں نے کہا: میں نے ابنِ عمر سے کہا: مجھے دین کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تجھ پر ایمان

(۱) أبو مطيع الحكم بن عبد الله البلخي في الفقه الأبسط/۱ ٤-٤٣۔

(کی تعلیمات اور تفصیلات) کا سیکھنا لازم ہے۔

میں (یعنی ابن عمر) نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے، کہ یہ کیا چیز ہے؟ آپ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک شیخ کے پاس لے گئے، مجھے اپنے پہلو میں بٹھا لیا، اور فرمایا: یہ شخص ایمان کے بارے میں پوچھتا ہے کہ اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ آپ بیان کرتے ہیں کہ شیخ ان صحابہ میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بدر میں حاضر تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں تھا اور یہ شیخ بھی میرے ساتھ تھے، جب ایک خوبصورت زلفوں والا شخص عمامہ باندھے ہوئے ہمارے پاس آیا، ہم اسے دیہاتی لوگوں میں سے سمجھ رہے تھے، وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر رک گیا، اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ تو اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور اچھی بری تقدیر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ ہم نے اس کے دیہاتیوں کی سی لاعلمی رکھنے کے باوجود رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنے پر تعجب کا اظہار کیا۔ پھر اس نے عرض

کیا: یا رسول اللہ! اسلام کی شریعت کے احکام کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ شریف تک پہنچنے کی استطاعت رکھنے والے شخص کا حج کرنا، اور حالتِ جنابت سے (نکلنے کے لیے جلدی) غسل کرنا۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ ہم نے پھر اس کے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تصدیق کرنے پر تعجب کیا کہ گویا وہ یہ جانتا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اِس حال میں کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے (یعنی یہ کیفیت قائم نہ ہو سکے) تو (جان لے کہ) یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ (اِس اَمر میں) سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ پھر وہ چلا گیا۔ جب وہ لوگوں کے بیچ میں چلا گیا تو ہم اسے نہ دیکھ سکے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ جبرائیل امین تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیمات سکھانے آئے تھے۔

ابو مطیع بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ سے عرض کیا: جب کوئی شخص اس پر یقین رکھے اور اس کا اقرار کرے تو کیا وہ مومن ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، جب اس نے اس کا اقرار کرلیا تو یقیناً اس نے پورے اسلام کا اقرار کرلیا اور وہ مومن ہے۔

پھر میں نے کہا: اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں سے کسی چیز کا انکار کردے تو کیا حکم ہوگا؟ مثلاً یہ کہے! میں نہیں جانتا کہ اس چیز کا خالق کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کافر ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بدولت: ﴿خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ﴾ '(وہی) ہر چیز کا خالق ہے'۔ گویا اس نے یہ کہا ہے کہ اس کا خالق اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہے۔ اسی طرح اگر اس نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نماز، روزے اور زکوٰۃ فرض کی ہے تو بھی وہ کافر ہو جائے گا؛ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بدولت: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ 'اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو' اور اس فرمان کی بدولت ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ 'تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں' اور اس فرمان کی بدولت ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ○﴾ 'پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے وقت) اور جب تم صبح کرو (یعنی فجر کے وقت)○ اور ساری تعریفیں آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے ہیں اور (تم تسبیح کیا کرو) سہ پہر کو بھی (یعنی عصر کے وقت) اور جب تم دوپہر کرو (یعنی ظہر کے

وقت)o ' اور اگر اس نے کہا: میں اس آیت پر ایمان لاتا ہوں، لیکن میں اس کی تأویل وتفسیر نہیں جانتا ہوں تو وہ کافر نہیں ہوگا؛ کیونکہ وہ کتاب پر ایمان رکھنے والا ہے اور تفسیر میں خطا کھانے والا ہے۔

میں نے ان سے پوچھا: اگر وہ جملہ اسلام کا اقرار کرتا ہو لیکن فرائض اور دیگر شرعی احکام میں سے کچھ نہ جانتا ہو، نہ کتاب اللہ کا اقرار کرتا ہو، نہ ارکانِ اسلام میں سے کسی رکن کا اقرار کرتا ہو اور نہ ہی ارکانِ ایمان میں سے کسی رکن کا اقرار کرتا ہو بلکہ صرف اللہ تعالیٰ اور ایمان کا اقرار کرنے والا ہو؛ ایسا شخص فوت ہو جائے تو کیا وہ مومن ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے انہیں کہا: اگرچہ وہ (شریعت کی) کوئی بھی چیز نہ جانتا ہو، اور نہ اس پر عمل پیرا ہو سوائے یہ کہ وہ ایمان کا اقرار کرنے والا ہو اور وہ فوت ہوجائے (تو کیا وہ مومن ہوگا)؟ آپ نے فرمایا: (ہاں) وہ مومن ہوگا۔

میں نے امامِ اعظم ابو حنیفہ سے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟ آپ نے فرمایا: تو یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور تو اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، اس کی جنت، اس کی دوزخ، اس کی قیامت، اس کے خیر اور اس کے پیدا کردہ شر کی گواہی دے، اور تو یہ گواہی دے کہ وہ اعمال کسی کو نہیں سونپتا۔

شُعَبُ الإِسْلَامِ وَالإِيْمَانِ وَأَوْصَافُهُمَا

﴿اِسلام اور اِیمان کی شاخیں اور اُن کے اَوصاف﴾

١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا: إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيْمَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ (یعنی وحدانیتِ الٰہی) کا اقرار کرنا ہے اور ان میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أمور الإيمان، ١/١٢، الرقم/٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها، ١/٦٣، الرقم/٣٥، وزاد (أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ)، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في ردّ الإرجاء، ٤/٢١٩، الرقم/٤٦٧٦، والترمذي بنحوه في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ٥/١٠، الرقم/٢٦١٤، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب ذكر شعب الإيمان، ٨/١١٠، الرقم/٥٠٠٥۔

راستے سے دور کر دینا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

ایک روایت میں حضرت انس ﷺ ہی سے مروی الفاظ ہیں (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): جب تک میں اس کے اہل و عیال اور مال سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب حبّ الرّسول ﷺ من الإيمان، ١/١٤، الرقم/١٤-١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وجوب محبّة رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ١/٦٧، الرقم/٤٤.

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ ﷺ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْکَ مِنْ نَفْسِکَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ، وَاللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْآنَ يَا عُمَرُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن ہشام ﷺ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: (ایک مرتبہ) ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ (اس پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، (یہ کافی نہیں ہے) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب تک میں تمہیں تمہاری جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں (اس وقت تک تمہاری محبت کامل نہیں)۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأيمان والنّذور، باب كيف كانت يمين النّبيّ ﷺ، ٦/٢٤٤٥، الرقم/٦٢٥٧۔

فرمایا: اے عمر! اب (تمہاری محبت کامل) ہے۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: (وَفِي رِوَايَةٍ: حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ) أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ،

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب حلاوةِ الإِيمان، ١/١٤، الرقم/١٦، وأيضًا في كتاب الإيمان، باب مَنْ كَرِهَ أن يعودَ في الكفر كما يَكْرَهُ أن يُلقَى في النّار مِن الإيمان، ١/١٦، الرقم/٢١، وأيضًا في كتاب الإكراه، باب مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالقتل والهوان على الكفر، ٦/٢٥٤٦، الرقم/٦٥٤٢، وأيضًا في كتاب الأدب، باب الحُبِّ في الله، ٥/٢٢٤٦، الرقم/٥٦٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم/٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٣، الرقم/١٢٠٢١، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب: (١٠)، ٥/١٥، الرقم/٢٦٢٤، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب طعم الإيمان، ٨/٩٤-٩٥، الرقم/٤٩٨٧، وأيضًا في باب حلاوة الإيمان، ٨/٩٦، الرقم/٤٩٨٨، وأيضًا في باب حلاوة الإسلام، ٨/٩٧، الرقم/٤٩٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ، ٢/١٣٣٨، الرقم/٤٠٣٣۔

وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس (ایک روایت میں ہے کہ اسلام کی مٹھاس) کو پالے گا: (پہلی یہ کہ) اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ اُسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں، (دوسری یہ کہ) جس شخص سے بھی اُسے محبت ہو وہ محض اللہ ﷻ کی خاطر ہو اور (تیسری یہ کہ) کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اسی طرح ناپسند کرے جیسے وہ اپنے آپ کا آگ میں پھینکا جانا ناپسند کرتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحبّ لأخيه ما يحب لنفسه، ١/١٤، الرقم/١٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، ١/٦٧، الرقم/٤٥، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٥٩)، ٤/٦٦٧، الرقم/٢٥١٥، والنسائي في السنن، كتاب

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

.... الإيمان وشرائعه، باب علامة الإيمان، ١١٥/٨، الرقم/٥٠١٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ٢٦/١، الرقم/٦٦۔

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٩/٢، الرقم/٨٩١٨، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ١٧/٥، الرقم/٢٦٢٧، والحاكم في المستدرك، ٥٤/١، الرقم/ ٢٢، وابن حبان في الصحيح، ٤٠٦/١، الرقم/١٨٠۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے تمام لوگوں کی جانیں اور مال محفوظ رہیں۔

اِسے امام اَحمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠. عَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ **سے منقول ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں، اور حقیقی

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب المسلم من سَلِمَ المسلمون من لسانه ويده، ١/١٣، الرقم/١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٣، الرقم/٦٥١٥، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الهجرة هل انقطعت، ٣/٤، الرقم/٢٤٨١، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب صفة المسلم، ٨/١٠٥، الرقم/٤٩٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٦٧، الرقم/٢٣٠۔

مہاجر وہ ہے جس نے ان کاموں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

اِسے امام بخاری، احمد، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: کون سا اِسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بہترین اسلام یہ ہے کہ) تم (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور (ہر ایک کو) سلام کرو، خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إطعام الطعام مِنَ الإسلام، ١/١٣، الرقم/١٢، وأيضًا في كتاب الإيمان، باب إفشاء السلام مِن الإسلام، ١/١٩، الرقم/٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ١/٦٥، الرقم/٣٩، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في إفشاء السلام، ٤/٣٥٠، الرقم/٥١٩٤، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب أي الإسلام خير، ٨/١٠٧، الرقم/٥٠٠٠۔

٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ؛ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ (اور وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو)۔

٢٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون وأن محبة المؤمنين من الإيمان وأن إفشاء السلام سبب لحصولها، ١/٧٤، الرقم/٥٤، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في إفشاء السلام، ٤/٣٥٠، الرقم/٥١٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الاستئذان والآداب، باب ما جاء في إفشاء السلام، ٥/٥٢، الرقم/٢٦٨٨، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ١/٢٦، الرقم/٦٨، وفي كتاب الأدب، باب إفشاء السلام، ٢/١٢١٧، الرقم/٣٦٩٢۔

اِسے امام مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الإِيْمَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر انصار کے ایک فرد کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

اسے امام بخاری، احمد، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْحَيَاءُ مِنَ

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحياء من الإيمان، ١/١٧، الرقم/٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٤٧، الرقم/٦٣٤١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الحياء، ٤/٢٥٢، الرقم/٤٧٩٥، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب الحياء، ٨/١٢١، الرقم/٥٠٣٣، ومالك في الموطأ، ٢/٩٠٥، الرقم/١٦١١۔

٢٤: أخرجه أحمد في المسند، ٢/٥٠١، الرقم/١٠٥١٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الحياء، ٤/٣٦٥،

الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ، هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان کا (اہم) حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ اور بدزبانی سنگ دلی ہے اور سنگ دلی دوزخ میں لے جاتی ہے۔

اسے امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ اس موضوع پر حضرت ابن عمر، ابوبکرہ، ابو امامہ اور عمران بن حصین ﷺ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ

.... الرقم/٢٠٠٩، وابن ماجه في السنن عن أبي بكرة، كتاب الزهد، باب الحياء، ٢/١٤٠٠، الرقم/٤١٨٤، والحاكم في المستدرك، ١/١١٩، الرقم/١٧٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٧٣، الرقم/٦٠٨۔

٢٥: أخرجه أحمد في المسند، ٥/٢٦٩، الرقم/٢٢٣٦٦، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في العي، ٤/٣٧٥، الرقم/٢٠٢٧، والحاكم في المستدرك، ١/٥١، الرقم/١٧، وابن الجعد في المسند/٤٣٣، الرقم/٢٩٤٩۔

شُعُبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعُبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ الْجَعْدِ.

حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں اور بدکلامی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔

اسے امام احمد، ترمذی، حاکم اور ابن الجعد نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ. وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الإِيْمَانِ.

٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، ١/٦٩، الرقم/٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠، الرقم/١١١٦٦، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، ٤/١٢٣، الرقم/٤٣٤٠، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في تفسير المنكر باليد أو باللسان أو بالقلب، ٤/٤٦٩، الرقم/٢١٧٢، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب تفاضل أهل الإيمان، ٨/١١١، الرقم/٥٠٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة العيدين، ١/٤٠٦، الرقم/١٢٧٥۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ روک سکے تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اپنی زبان سے بھی روکنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو (کم از کم اس برائی کو) اپنے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہلِ

٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٢، الرقم/١٠١١٠، والترمذي في السنن، كتاب الرضاع، باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، ٣/٤٦٦، الرقم/١١٦٢، والدارمي في السنن، ٢/٤١٥، الرقم/٢٧٩٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٣، الرقم/٢۔

ایمان میں سے کامل تر مؤمن وہ ہے جو اُن میں سے بہترین اَخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے (اخلاق اور برتاؤ میں) بہترین ہیں۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبة، ٩/١٨].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ؛ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت ابو سعید ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں آنے جانے کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ**

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، الرقم/ ١١٦٦٩، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٧، الرقم/ ٣٠٩٣، والدارمي في السنن، ١/٣٠٢، الرقم/ ١٢٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٥/٦، الرقم/ ١٧٢١، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٢، الرقم/ ٧٧٠۔

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ’اللہ کی مساجد کو صرف وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لایا۔‘

اِسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اس کے علاوہ اِسے امام دارمی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٩. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ مُرْسَلًا وَهٰذَا عِنْدَنَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب: ١١، ٤/٥٥٨، الرقم/٢٣١٨، ومالك في الموطأ، ٢/٩٠٣، الرقم/ ١٦٠٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٣٠٧، الرقم/ ٢٠٦١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢٨، الرقم/ ٢٨٨٦، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٨/٢٠٢، الرقم/ ٨٤٠٢، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١٤٤، الرقم/ ١٩٣، وابن الجعد في المسند، ١/٤٢٨، الرقم/٢٩٢٥۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انسان کا لایعنی باتیں ترک کر دینا اُس کے اسلام کی عمدگی میں سے ہے۔

اِسے امام ترمذی، مالک اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: اِسی طرح اصحاب زہری نے بواسطہ زہری علی بن حسین سے مالک بن انس کی روایت کے ہم معنٰی روایت مرسلاً نقل کی ہے اور ہمارے نزدیک یہ حضرت ابوسلمہ کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت سے زیادہ صحیح ہے اور حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

٣٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب علامة الإيمان حب الأنصار، ١/١٤، الرقم/١٧، وأيضًا في كتاب فضائل الصحابة، باب حب الأنصار من الإيمان، ٣/١٣٧٩، الرقم/ ٣٥٧٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي رضی اللہ عنہ من الإيمان وعلاماته، وبغضهم من علامات النفاق، ١/٨٥، الرقم/٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٠، الرقم/١٢٣٣٨، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب علامة الإيمان، ٨/١١٦، الرقم/٥٠١٩۔

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے، اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣١. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براء بن عازِب ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، یا انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے صرف مومن محبت کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے۔ پس جو ان (انصار) سے محبت رکھتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ بھی محبت رکھتا ہے اور جو ان سے

٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب حب الأنصار، ٣/١٣٧٩، الرقم/٣٥٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي ﷺ من الإيمان وعلاماته، ١/٨٥، الرقم/٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٢، الرقم/١٨٥٩٩، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل الأنصار وقريش، ٥/٧١٢، الرقم/٣٩٠٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الأنصار، ١/٥٧، الرقم/١٦٣۔

دشمنی رکھتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ بھی دشمنی رکھتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٢. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ.

حضرت زِرّ بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت علی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے (پودا لگانے کے لیے) دانہ کو پھاڑ دیا اور جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت رکھے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔

اسے امام مسلم، نسائی، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٣٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، وبغضهم من علامات النفاق، ١/٨٦، الرقم/٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٧، الرقم/٨١٥٣، والبزار في المسند، ٢/١٨٢، الرقم/٥٦٠، وأبو يعلى في المسند، ١/٢٥٠، الرقم/٢٩١، وابن منده في الإيمان، ٢/٦٠٧، الرقم/٥٣٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٨، الرقم/١٣٢٥۔

٣٣. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الإِيمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الإِيمَانِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت ابو امامہ بن ثعلبہ الانصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں؟ کیا تم سنتے نہیں کہ سادگی ایمان کا حصہ ہے، سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

اسے امام ابو داؤد، حاکم، طبرانی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: جَاءَتْ عَجُوزٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ

٣٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الترجل، ٤/٧٥، الرقم/٤١٦١، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٩، الرقم/٤١١٨، والحاكم في المستدرك، ١/٥١، الرقم/١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٧١، الرقم/٧٨٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٥٨، الرقم/٢٠٠٢۔

٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٦٢، الرقم/٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٤، الرقم/٢٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٠٢، الرقم/٩٧١، وذكره الهندي في كنز العمال،

عِنْدِي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا جَثَّامَةُ الْمُزَنِيَّةُ. فَقَالَ: بَلْ أَنْتِ حَسَّانَةُ الْمُزَنِيَّةُ، كَيْفَ أَنْتُمْ؟ كَيْفَ حَالُكُمْ؟ كَيْفَ كُنْتُمْ بَعْدَنَا؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، فَلَمَّا خَرَجَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، تُقْبِلُ عَلٰى هٰذِهِ الْعَجُوزِ هٰذَا الْإِقْبَالَ؟ فَقَالَ: إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِينَا زَمَنَ خَدِيجَةَ، وَإِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الإِيمَانِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: ایک بڑھیا حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئی جب وہ میرے پاس تشریف فرما تھے، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جثّامہ المزنیۃ ہوں، (جثّامہ کا لغوی معنٰی سست و کاہل ہے، اس لیے) آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم حسانہ (یعنی حسین وجمیل) المزنیۃ ہو۔ پھر فرمایا: تم کیسے ہو؟ تمہارا حال کیسا ہے؟ تم ہمارے بعد کیسے رہے؟ اس نے عرض کیا: ہم خیریت سے ہیں؛ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! جب وہ چلی گئی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کتنی شفقت سے بڑھیا

.... ١٢/٦٠، الرقم/٣٤٣٤٤، والمناوي في التيسير بشرح الجامع الصغير، ١/٣١٨۔

کے ساتھ پیش آتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خدیجہ کے وقت سے ہمارے پاس آیا کرتی ہے اور بے شک حسنِ عہد ایمان میں سے ہے۔

اِسے امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

٣٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبد اللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن بہت زیادہ طعنہ زنی کرنے والا، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، فحش گو اور بدکلام نہیں ہوتا۔

اِسے امام ترمذی، حاکم، ابن حبان اور بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في اللعنة، ٤/٣٥٠، الرقم/١٩٧٧، والحاكم في المستدرك، ١/٥٧، الرقم/٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٢١، الرقم/١٩٢، والبخاري في الأدب المفرد/١١٦، ١٢٢، الرقم/٣١٢، ٣٣٢.

٣٦. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا.

وَفِي رِوَايَةٍ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن بہت زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔

اِسے امام ترمذی، حاکم اور بخاری نے 'الادب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٧. عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ

٣٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في اللعن والطعن، ٤/٣٧١، الرقم/٢٠١٩، والحاكم في المستدرك، ١/١١٠، الرقم/١٤٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١١٦، الرقم/٣٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٢٩٣، الرقم/٥١٥١۔

٣٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ١/٢٣، الرقم/٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٢٠، الرقم/٥٠٧٥، وابن منده في الإيمان، ١/٣٧٠، الرقم/٢٠٨، وعبد الله بن أحمد

حَزَاوِرَةٌ، فَتَعَلَّمْنَا الْإِيْمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ، فَازْدَدْنَا بِهِ إِيْمَانًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ مَنْدَه وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ.

حضرت جندب بن عبد اللہ ﷺ کہتے ہیں بھرپور جوانی کی عمر میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے قرآنِ مجید سیکھنے سے پہلے ایمان کی تعلیم حاصل کی، پھر قرآنِ مجید کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیمِ قرآن کے ذریعے ہمارے ایمان میں اضافہ ہو گیا۔

اسے امام ابن ماجہ، ابن مندہ اور عبد اللہ بن احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: جَدِّدُوْا إِيْمَانَكُمْ.

.... في السنة، ١/٣٦٩، الرقم/٧٩٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٢٢١، الرقم/٢٢٦٦۔

٣٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٩، الرقم/٨٦٩٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٨٥، الرقم/٧٦٥٧، وعبد بن حميد في المسند/٤١٧، الرقم/ ١٤٢٤، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٧٨٧، الرقم/٧٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٥٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٨، الرقم/٢٣٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٢، وأيضًا: ٢/٢١١، وأيضًا: ١٠/٨٢۔

قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ نُجَدِّدُ إِيْمَانَنَا؟ قَالَ: أَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْمَرْوَزِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کیا کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ** کا وِرد کثرت سے کیا کرو۔

اِسے امام احمد، حاکم، مروزی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔ نیز امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی اسناد جید اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

٣٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فيمن يود رؤية النبي ﷺ بأهله وماله، ٢١٧٨/٤، الرقم/٢٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤١٧/٢، الرقم/٩٣٨٨، وابن حبان في الصحيح، ٢١٤/١٦، الرقم/ ٧٢٣١۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ نے فرمایا: میری امت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کی تمنا ہوگی کہ کاش! وہ اپنے سب اہل وعیال اور مال واسباب کے بدلے میں (ایک مرتبہ) مجھے دیکھ لے۔

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ أَبِي جُمُعَةَ ﷺ، قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا مَعَکَ، وَجَاهَدْنَا مَعَکَ، قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ يَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ، يُؤْمِنُوْنَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت ابو جمعہ ﷺ **بیان کرتے ہیں**: ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دن کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح بھی تھے۔ انہوں

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٦، الرقم/١٧٠١٧، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٨، الرقم/٢٧٤٤، والطبراني في المعجم الکبير، ٤/٢٢، الرقم/٣٥٣٧، وأبويعلی في المسند، ٣/١٢٨، الرقم/١٥٥٩، وابن منده في الإيمان، ١/٣٧٢، الرقم/٢١٠، وذکره الهيثمي في ممجع الزوائد، ١٠/٦٦۔

نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ ہم نے آپ کی معیت میں اسلام قبول کیا۔ آپ کی معیت میں ہم نے جہاد کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے۔ وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہو گا (وہ اس جہت سے تم سے بہتر ہوں گے)۔

اسے امام احمد، دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٤١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو اُمامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوش خبری اور مبارک باد ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا؛ اور سات بار خوش خبری اور مبارک باد ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا بھی نہیں

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٧، الرقم/٢٢٢٦٨، وأبويعلى عن أنس بن مالك ﷺ في المسند، ٦/١١٩، الرقم/ ٣٣٩١، والحاكم عن عبد الله بن بُسرﷺ في المستدرك، ٤/٩٦، الرقم/٦٩٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢١٦، الرقم/٧٢٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٥٩، الرقم/٨٠٠٩، وأيضًا في المعجم الصغير عن أنس بن مالك ﷺ، ٢/١٠٤، الرقم/٨٥٨۔

تب بھی مجھ پر ایمان لایا۔

اسے امام احمد، ابو یعلی، حاکم اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. القرآن الحکیم۔

٢. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٣. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٤. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٥. -**المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٦. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧. -**الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٨. -**الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٩. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ)۔ **المسند**

(البحر الزخار)۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۱۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۱. -السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۲. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۱۳. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱٤. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۵. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)۔ المطالب العالیۃ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۷. **حسام الدین ہندی،** علاء الدین علی متقی (م۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال.** بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۸. **دارقطنی،** ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۱۹. **ابو داؤد،** سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲- ۲۷۵ھ)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۰. **-السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۱. **دیلمی،** ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۲. **ابن راہویہ،** ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن (۱۶۱- ۲۳۷ھ)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۳. **ازدی،** ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب۔** بیروت، لبنان: دارالحکمة، ۱۴۱۵ھ۔

۲۴. **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ)۔ **المعجم الصغیر۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی،

۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

٢٥. -**المعجم الكبير**۔ موصل، عراق: مكتبة العلوم والحكم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٢٦. -**المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمين، ۱۴۱۵ھ۔

٢٧. -**مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٢٨. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٢٩. **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبة السنة، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٣٠. **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٣١. **لالکائی**، ابو قاسم ھبة اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

٣٢. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٣٣. **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ)۔

الموطأ۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٣٤. **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابوعبداللہ (۲۰۲-۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلاة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

٣٥. **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

٣٦. **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٣٧. **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ)۔ **فیض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

٣٨. **ابن منده**، ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن یحیٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

٣٩. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱- ۶۵۶ھ)۔ **الترغيب والترهيب من الحديث الشريف**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٤٠. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ)۔ **السنن**۔

بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ 1995ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٤١. -السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٤٢. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ)۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٤٣. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ)۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٤٤. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔